علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آرڈر کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون	:	الحدیث (مشکوۃ المصابیح)
سطح	:	بی اے (الشہادۃ العالیۃ)
کوڈ	:	473
مشق	:	04
سمسٹر	:	بہار 2025ء

سوال نمبر 1: درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) فضائل جمعہ

جواب: (الف) فضائل جمعہ: اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بے شمار امتیازات سے نوازا ہے، جن میں ایک یوم جمعہ کا امت کے لیے خاص کرنا ہے، جبکہ اس دن سے اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاری کو محروم رکھا، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے والوں کو جمعہ کے دن سے محروم رکھا، یہود کے لیے ہفتہ کا دن اور نصاری کے لیے اتوار کا دن تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں برپا کیا اور جمعہ کے دن کی ہمیں ہدایت فرمائی اور جمعہ ہفتہ اور اتوار بنائے، اسی طرح یہ اقوام روز قیامت تک ہمارے تابع رہے گی، دنیا والوں میں ہم آخری ہیں اور قیامت کے دن اولین میں ہونگے، اور تمام مخلوقات سے قبل اولین کا فیصلہ کیا جائے گا'' [رواہ مسلم]۔

عبادت کا دن: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جمعہ کو جمعہ اس لیے کہا گیا کہ یہ لفظ جَمع سے مشتق ہے، اس دن مسلمان ہفتے میں ایک مرتبہ جمع ہوتے تھے۔'' اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنی بندگی کے لیے جمع ہونے کا حکم دیا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے گی تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو''۔ [الجمعۃ: 9]

ابن قیمؒ فرماتے ہیں: ''جمعہ کا دن عبادت کا دن ہے، اس کا دنوں میں ایسا مقام ہے جیسا کہ مہینوں میں ماہ رمضان کا، اور اس دن مقبولیت کی گھڑی کا وہی درجہ ہے جیسا کہ رمضان میں شبِ قدر کا''۔ [زاد المعاد 1/ 398]

جمعہ کے دن کے فضائل:

1- دنوں میں بہترین دن: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اس میں سب سے بہترین جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدمؑ پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے، اور اسی دن اس سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ کے دن'' [مسلم]۔

2- فضائلِ جمعہ میں نمازِ جمعہ کے بھی فضائل شامل ہیں، کیونکہ نماز اسلام کے فرائض اور مسلمانوں کے جمع ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، جس نے نماز کی ادائیگی میں غفلت برتی اللہ تعالیٰ اس کے قلب پر مہر لگا دیتے ہیں جیسا کہ مسلم شریف کی روایت میں مذکور ہے۔

3- جمعہ کے دن ایک گھڑی ہوتی ہے اس میں دعا قبول کی جاتی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اس میں ایک گھڑی ایسی ہے، جس میں کوئی مسلمان نماز پڑھے، اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عنایت فرما دیتا ہے'' [متفق علیہ]۔

ابن قیمؒ نے قبولیت دعا کی گھڑی کی تعیین کے سلسلے میں اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد حدیث رسول کی روشنی میں ذیل کے دو قول کو ترجیح دی ہے۔

اول: وہ گھڑی خطبہ شروع ہونے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک کا درمیانی وقفہ ہے۔ [مسلم]۔

دوم: جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کی مدت، اور یہی قول راجح ہے۔ [زاد المعاد 1/ 389]۔

4- جمعہ کے دن کا صدقہ دیگر ایام کے صدقوں سے بہتر ہے۔ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: ''ہفتے کے دیگر دنوں کے مقابلے جمعہ کے دن کے صدقہ کا ویسا ہی مقام ہے جیسا کہ سارے مہینوں میں رمضان کا مقام و مرتبہ ہے۔''

حضرت کعبؓ کی حدیث میں ہے: ''...جمعہ کے دن صدقہ دیگر ایام کے مقابلے (ثواب کے اعتبار سے) عظیم ہے۔''

5- یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے لیے جنت میں تجلی فرمائیں گے، حضرت انس ؓ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَلَدَیْنَا مَزِیدٌ [ق: 35] کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا ہر جمعہ تجلی فرمانا ہے۔

6- جمعہ کا دن ہفتہ میں بار بار آنے والی عید ہے، حضرت عباس ؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ عید کا دن ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے طے کیا

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ، بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

ہے،لہٰذا جسے جمعہ ملے وہ اس دن غسل کرے''۔[ابن ماجہ،صحیح]۔

7-یہ وہ دن ہے جس میں گناہوں کی معافی ہوتی ہے: نبی کریم ؐ نے ارشاد فرمایا:''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح سے پاکی حاصل کرے اور تیل استعمال کرے یا گھر میں جو خوشبو میسر ہو استعمال کرے پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور مسجد میں پہنچ کر دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، پھر جتنی ہو سکے نفل نماز پڑھے اور جب امام خطبہ شروع کرے تو خاموش سنتا رہے تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''[البخاری]۔

8-جمعہ کے لیے چل کر جانے والے کے ہر قدم پر ایک برس کے روزے رکھنے اور قیام کرنے کا ثواب ملتا ہے،حضرت اوس بن اوسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا،اور اول وقت مسجد پہنچ کر خطبہ اولی میں شریک رہا،اور امام سے قریب بیٹھ کر خاموشی سے خطبہ سنا،اس کے لیے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے،اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے۔[احمد واصحاب السنن]۔

''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے''[الحدید:21]

9-ہفتے کے پورے دنوں میں جہنم کو تپایا جاتا ہے مگر جمعہ کے دن اس عظیم دن کے اکرام وشرف میں یہ عمل بند رہتا ہے[زادالمعاد 1/387]۔

10-جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہونا حسن خاتمہ کی علامت ہے،کیونکہ جمعہ کے دن مرنے والا قبر کے عذاب اور فرشتوں کے سوالات سے محفوظ رہتا ہے، حضرت ابن عمرو سے مروی ہے نبی کریم ؐ نے ارشاد فرمایا:''جو مسلمان جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچا دیتے ہیں''۔ [احمد والترمذی وصحہ الالبانی]۔

(ب) خطبہ جمعہ

جواب۔

خطبہ جمعہ کا تعارف

خطبہ جمعہ اسلام کا ایک اہم جزو ہے اور یہ ہر جمعہ کی نماز سے قبل پیش کیا جاتا ہے۔اس خطبہ کا مقصد مسلمانوں کی اصلاح،ان کی دینی تربیت،اور انہیں دین کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرنا ہے۔خطبہ جمعہ کے ذریعے یا تو کوئی خاص موضوع بیان کیا جاتا ہے یا بہت سی اہم دینی اور معاشرتی مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ خطبہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے،ہر حصے کے درمیان امام کے لئے بیٹھنے کا وقت ہوتا ہے۔

خطبہ کا آغاز

خطبہ جمعہ کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تعریف وتمجید اور نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔یہ عمل خطبہ کے اہم ترین اجزاء • میں شامل ہے۔امام خطبے کے دوران اللہ کی ذات کی عظمت اور قدرت کی یاد دہانی کراتا ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔

اخلاقیات پر گفتگو

خطبہ میں اخلاقی تعلیمات پر زور دیا جاتا ہے تاکہ مسلمان اپنی زندگیوں میں اسلامی اقدار کو اپنائیں۔امام اس موضوع پر گفتگو کرتا ہے کہ کس طرح مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے،جھوٹ بولنے،دھوکہ دینے،اور دوسرے کی عزت وآبرو کو پامال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔اس کے ساتھ ہی، قربانی،محبت،اور بھائی چارے جیسے اقدار کی بھی وضاحت کی جاتی ہے۔

امانت ودیانت

مختلف معاشرتی مسائل پر خطبہ میں بات چیت کی جاتی ہے۔امانت ودیانت جو کہ اسلامی معاشرت کا ایک اہم حصہ ہے،اس پر زور دیا جاتا ہے۔امام لوگوں کو یہ یاد دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کی بجا آوری کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔امانت کی پاسداری اور دیانت داری ایک مسلمان کی پہچان ہوتی ہے۔

نماز کی اہمیت

خطبہ میں نماز کی اہمیت پر بھی زور دیا جاتا ہے۔نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے اور اس کے ذریعے اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔امام لوگوں کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی پابندی کریں اور نئے لوگوں کو بھی نماز کی اہمیت بتائیں تاکہ وہ بھی اس عظیم عبادت کا حصہ بن سکیں۔

قرآن وسنت کی تعلیمات

خطبہ میں قرآن وسنت کی تعلیمات کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔امام مختلف آیات اور احادیث کی روشنی میں اسلامی احکام اور تعلیمات کو بیان کرتا ہے۔یہ خطبہ لوگوں کو دین کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے،تاکہ مسلمان اپنے دین کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

معاشرتی انصاف

خطبہ میں معاشرتی انصاف کا موضوع بھی اہمیت رکھتا ہے۔امام لوگوں کو یہ یاد دلاتا ہے کہ معاشرتی انصاف کا خیال رکھنا اور مظلوم کی مدد کرنا ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کا ادراک کریں اور اپنی کمیونٹی کے لوگوں کے ساتھ تعاون کریں۔

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

عہد و پیمان

خطبہ میں عہد و پیمان کی اہمیت کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ امام اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ جو عہد و پیمان باندھتے ہیں، وہ ان کی زندگی کا اہم حصہ ہیں۔ اس قسم کے عہد کرنا نہ صرف اللہ کی رضا کا باعث بنتا ہے بلکہ معاشرت میں ایک مضبوطی بھی پیدا کرتا ہے۔

دعا کا حصہ

خطبہ کے اختتام پر دعا کا حصہ بھی شامل ہوتا ہے۔ امام دعا کرتا ہے کہ اللہ مسلمانوں کو ہدایت دے، ان کی مشکلات حل کرے، اور ان کے دلوں میں محبت و اخوت کا جذبہ پیدا کرے۔ یہ دعا ایک کمیونٹی کے طور پر اللہ سے مدد مانگنے کی ایک علامت ہوتی ہے۔

اختتام

خطبہ جمعہ کا اختتام اللہ کی تعریف اور نبی کریم کی ذات پر درود و سلام کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ امام لوگوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ اللہ کا فضل ہمیشہ ان کے ساتھ ہے بشرطیکہ وہ اپنے اعمال میں بہتری لائیں اور اللہ کی راہ پر چلیں۔ خطبہ جمعہ کا یہ انداز مسلمانوں کو ایک مظبوطی، ہمت اور ایمان کی روح دیتا ہے۔

اجتماعی اجتماعیت

خطبہ جمعہ کی ایک اہم پہلو یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے درمیان اجتماعی اجتماعیت پیدا کرتا ہے۔ یہ افراد کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے، جہاں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس اجتماعیت کا اثر معاشرت میں مثبت تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔

معاشرتی مسائل کا حل

خطبہ کے ذریعے معاشرتی مسائل پر بھی بات چیت کی جاتی ہے۔ امام ہر جمعہ کو معاشرتی سطح پر درپیش چیلنجز کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کے حل کے طریقے بھی بتاتا ہے۔ یہ تقریریں لوگوں کی ذہن سازی کے لئے کافی اہم ہوتی ہیں اور انہیں صحیح راستے کی نشاندہی کرتے ہیں۔

فرد کی ذاتی اصلاح

خطبہ جمعہ میں فرد کی ذاتی اصلاح کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ امام یہ سکھاتا ہے کہ کسی بھی مسلمان کے لئے اپنی ذات کا اصلاح کرنا نہایت اہم ہے۔ یہ اصلاح صرف ظاہری شکل وصورت کو بہتر بنانے تک محدود نہیں بلکہ اس میں دل کی نیتوں کا صاف ہونا بھی شامل ہے۔

دعا کی برکتیں

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، خطبہ کے اختتام پر دعا کی جاتی ہے۔ یہ دعا نہ صرف اللہ کے حضور میں ایک طلب ہے بلکہ یہ مسلمانوں کی باہمی محبت اور ایک دوسرے کے لئے خیر خواہی کا بھی اظہار کرتی ہے۔ دعا کی برکتیں اللہ کی رحمت کو نازل کرتی ہیں اور افراد کو مضبوطی عطا کرتی ہیں۔

سوال نمبر 2: قربانی کے احکام تحریر کرنے کے ساتھ یہ بھی واضح کریں کہ "عتیرہ" سے کیا مراد ہے؟

جواب:

قربانی کے احکام: اسلام نے سال بھر میں عید کے صرف دو دن مقرر کئے ہیں ایک عیدالفطر کا اور دوسرا عیدالاضحیٰ کا اور ان کو عبادت قرار دیا جو کہ ہر سال مسلم قوم بڑے جوش جذبے کے ساتھ کرتی ہے۔ عیدالاضحیٰ اس وقت منائی جاتی ہے جب کہ مسلمانان عالم اسلام ایک عظیم الشان اجتماعی عبادت یعنی حج کی تکمیل کر رہے ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ عبادات کے اختتام اور ابتدا کی خوشی کوئی دنیوی خوشی نہیں بلکہ دینی خوشی ہے اور اس کے اظہار کا طریقہ بھی دینی ہی ہونا چاہیے۔ اس لئے عید کے موقع پر مسلمان اللہ کے حضور سربسجو د ہو کر شکر بجالاتے ہیں اور بطور شکر کے عیدالفطر کے دن صدقہ اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرتے ہیں۔ تو جب یہ عبادت ہے تو اس کے احکام جاننا بھی ضروری ہوئے تاکہ ہماری محنت اور رقم کہیں ضائع نہ ہو اور شریعت کے احکام کے مطابق ہم اپنی عبادت کو پای؟ تکمیل تک پہنچاسکیں جو کہ ہمارے لیے رضائے خداوندی کا ذریعہ بنے۔

قربانی کس پر واجب ہے:

(1) جتنے مال پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اتنے مال پر بقرعید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہوتی ہے اور اگر اتنا مال نہ ہو تو اس پر قربانی واجب تو نہیں ہے لیکن اگر پھر بھی کردے تو بہت ثواب ہے۔

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ: قربانی کے دنوں میں جانور ذبح کرنے ہی سے قربانی ادا ہوتی ہے جانور کے زندہ صدقہ کرنے یا اس کی قیمت کو خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے اور صدقہ خیرات علیحدہ ثواب کا کام ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک عبادت کے ادا کرنے سے دوسری مستقل عبادت ادا نہیں ہوتی اس لئے صدقہ خیرات کرنے سے قربانی بھی ادا نہیں ہوتی۔ جیسے صدقہ یا خیرات کرنے سے حج یا نماز ادا نہیں ہوتے۔

(2) مسافر جو اڑتالیس میل کی مسافت کے ارادہ سے سفر شروع کر چکا ہو اس پر بھی قربانی واجب نہیں۔

(3) اتنا مال جس پر قربانی واجب ہوتی ہے کسی کی ملکیت میں بقرعید کی بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے ہی آیا ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ اگر

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اس نے اتنے مال کے ملکیت میں آنے سے پہلے قربانی کر دی اور پھر بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے مالدار ہو گیا تو پھر پہلی قربانی ہی کافی ہے۔ اسی طرح کوئی مسافر بارہ تاریخ کو غروب آفتاب سے پہلے گھر آ گیا ہو یا کسی جگہ اس نے پندرہ روز کے قیام کا ارادہ کر لیا ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہو جائے گی۔

(4) قربانی جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اسی طرح اگر کسی عورت کی ملکیت میں اتنا مال ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو عورت پر بھی قربانی واجب ہو گی۔

(5) جو مسلمان مرد یا عورت اتنے مال کا مالک ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے جب تک اتنا مال اس کی ملکیت میں رہے گا اس پر ہر سال قربانی واجب ہو گی صرف ایک سال قربانی کر دینا کافی نہیں۔

(6) اگر بھائی مشترک کاروبار کرتے ہوں اور ان کا کھانا پینا اخراجات بھی مشترک ہوں تو جو کچھ مال اس مشترک کاروبار سے حاصل ہو گا اس میں سے اگر ہر بھائی کے حصے میں اگر اتنا مال آتا ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے تو ہر بھائی کے ذمے الگ الگ قربانی واجب ہو گی۔ اور اگر اتنے مال سے کم حصے میں آتا ہے تو کسی کے ذمہ بھی واجب نہیں۔

قربانی کا وقت: بقرعید کی دسویں سے لے کر بارھویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے تک قربانی کا وقت ہے ان دنوں میں جس وقت چاہے قربانی کرے مگر رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں۔ اور سب سے افضل بقرعید کا دن ہے پھر گیارھویں پھر بارھویں تاریخ ہے۔ شہروں میں بقرعید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں اور دیہات میں دسویں کی صبح صادق کے بعد بھی قربانی کر دینا درست ہے۔ شہر میں اگر کسی نے بقرعید کی نماز سے پہلے قربانی کر دی تو اس کو دوبارہ قربانی کرنا ضروری ہے قربانی کا جانور اگر شہر میں ہے تو پھر چاہے قربانی کرنے والا گاؤں میں ہو نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں اور اگر قربانی گاؤں میں ہو تو اس کا نماز عید سے پہلے صبح صادق کے بعد ذبح کرنا جائز ہے۔

قربانی کے جانور: بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ اور اونٹنی، صرف ان جانوروں کی قربانی جائز ہے مرغی یا مرغے کو قربانی کی نیت سے ذبح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

قربانی کی عمر: بکرا، بکری ایک سال سے کم اور گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال سے کم اور اونٹ، اونٹنی پانچ سال سے کم عمر کی جائز نہیں ہے اور بھیڑ، دنبہ چکی دار ہو یا بغیر چکی کے ہو اگر ایسا فربہ (صحت مند) کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو چھ ماہ کا بھی جائز ہے اور اگر ایسا فربہ نہیں تو پھر سال بھر سے کم کا جائز نہیں۔

قربانی میں شراکت: بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ کو صرف ایک شخص کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے اور گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں اس سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے اور سات سے کم دو چار چھ جتنے بھی ہوں کوئی ہرج نہیں بشرطیکہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت یا تو قربانی کرنے کی ہو اگرچہ ان میں بعض کی نیت واجب قربانی کرنے کی ہو اور بعض کی نفلی۔

قربانی کے عیب:

(1) جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہوں یا بعد میں ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو جائز نہیں۔

(2) جس جانور کے چھوٹے چھوٹے کان ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر ایک یا دونوں کان پیدائشی نہ ہو یا ایک کان پورا کٹا ہوا ہو تو جائز نہیں۔

(3) جس جانور کے دونوں کان تھوڑے تھوڑے کٹے ہوئے ہوں یا کان میں کئی سوراخ ہوں جو جمع کرنے سے تہائی سے زیادہ ہو جاتے ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ اس جانور کی قربانی نہ کرے اسی طرح کان یا دم تہائی سے زیادہ کٹی ہوئی ہو تو قربانی ناجائز ہے۔

(4) جو جانور اندھا ہو یا اس کی ایک آنکھ کی بینائی تہائی سے زیادہ جاتی رہے تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر آنکھ کی نگاہ ترچھی ہو تو قربانی جائز ہے۔

(5) جس جانور کی ناک کٹی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔

(6) جس جانور کے دانت بالکل نہ ہو اس کی قربانی ناجائز ہے اور اگر اس قدر باقی ہیں کہ گھاس وغیرہ کھا سکتا ہے تو جائز ہے۔

(7) جس جانور کی زبان تہائی سے زیادہ کٹی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔

(8) مخنث جانور کی قربانی جائز نہیں۔

(9) خصی جانور کی قربانی درست بلکہ افضل ہے۔

(10) جس جانور کا پاؤں کٹا ہوا ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔

(11) جس جانور کے تھن بالکل کٹے ہوئے ہوں یا ایک تھن تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر بیماری کی وجہ سے بھیڑ بکری کا ایک تھن یا گائے اور بھینس اور اونٹنی کے دو تھن سوکھ گئے ہوں تو قربانی جائز نہیں، یہی حکم ہے اگر تھن کا سر کٹ گیا ہو تو بھی جائز نہیں۔ اور اگر بیماری کے بغیر دودھ سوکھ گیا ہو تو جائز ہے۔

(12) جو جانور ایسا لنگڑا ہو کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہو چوتھا پاؤں زمین پر نہیں رکھ سکتا یا رکھ سکتا ہے مگر اس پر چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر چوتھا پاؤں ٹیک کر چل سکتا ہے تو جائز ہے۔ ایسے دبلے کمزور جانور کی قربانی ناجائز ہے جس کی ہڈی میں گودا نہ رہا ہو اگر اتنا کمزور نہ ہو تو جائز ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

(13) مجنون جانور اگر چل پھر کر چر سکے اور جس جانور کو خارش ہو اور موٹا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر دونوں اتنے کمزور ہو گئے کہ ان کی ہڈی میں گودا ہی نہ رہا ہو تو پھر جائز نہیں۔

(14) جو جانور زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے بچہ دینے کے قابل نہیں اور جس کو کھانسی ہو اور جس کے بدن پر گرم لوہے سے داغ دیا گیا ہو اور جس کا کان چیرا ہوا ہو یا اس میں سوراخ ہو بشرطیکہ سوراخ کان کی تہائی سے کم ہو ان کی قربانی جائز ہے۔

(15) مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں جائز عیبوں میں سے بھی کوئی عیب نہ ہو۔

(16) اگر قربانی کے جانور کو خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب لگ گیا جس سے قربانی نہیں ہو سکتی تو قربانی کرنے والا اگر غنی ہے جس پر قربانی واجب ہے تو دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے اور اگر غریب ہے تو اسی کو ذبح کر دے۔

(17) اگر خریدتے وقت وہ جانور عیب دار تھا تو غریب کے لئے اسی حالت میں اس کی قربانی جائز ہے اور امیر کے لیے اس وقت جائز ہے جب کہ اس کا عیب جاتا رہے مثلاً پہلے بہت کمزور تھا اور لاغر تھا بعد میں موٹا ہو گیا۔

مسائل ذبح:

(1) اگر ذبح کرتے وقت گرنے یا تڑپنے سے کوئی ایسا عیب لگ گیا جو قربانی کو مانع ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(2) حاملہ جانور کی قربانی درست ہے البتہ جو جانور بچہ دینے کے قریب ہو اس کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔

(3) اگر قربانی کے جانور کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچہ کو زندہ ہی صدقہ کر دینا مستحب ہے اور اگر ذبح کر دیا تو اس کا گوشت نہ کھائے بلکہ صدقہ کر دے اور ذبح کرنے سے اس کی قیمت میں جو زندہ ہونے کی صورت میں تھی اتنی رقم بھی صدقہ کر دے اور اگر گوشت کھا لیا تو اس کی قیمت بھی صدقہ کر دے اور اگر اس بچہ کو اس خیال سے رکھ لیا کہ آئندہ سال قربانی کروں گا تو ناجائز ہے۔

(4) مستحب ہے قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور اگر خود ذبح نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم دے اور خود ذبح کے وقت حاضر رہے۔

فائدہ: اگر وہاں کوئی غیر محرم نہ ہو تو عورت کو بھی اپنی قربانی کے پاس کھڑا ہونا مستحب ہے ورنہ پردہ ضروری ہے۔

(5) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ قصاب کو اجرت میں دینا منع ہے۔

(6) قربانی کرنے والے نے ذبح کرنے والے کے ساتھ چھری ہاتھ میں پکڑی اب ذبح کرتے وقت ان دونوں میں سے اگر ایک نے بھی دانستہ بسم اللہ چھوڑ دی تو جانور حرام ہو جائے گا۔

مستحب یہ ہے کہ قربانی کے جانور کو قربانی سے پہلے چند دن گھر میں باندھ کر رکھے اور اس کو جھول پہنائے اور اس کے گلے میں قلادہ یعنی چمڑا وغیرا کا کوئی ٹکڑا لٹکائے اور ذبح کرتے وقت اسے آرام اور نرمی کے ساتھ لٹائے چھری کو پہلے اچھی طرح تیز کرے اور ذبح کے بعد جب جانور اچھی طرح ٹھنڈا ہو جائے تو اس کی کھال اتارے اس سے پہلے کھال اتارنا مکروہ ہے۔اسی طرح جانور کو لٹا کر اس کے سامنے چھری تیز کرنا اور کوئی بے ضرورت تکلیف دینا مکروہ ہے اور روح نکلنے سے پہلے حرام مغز تک چھری پہنچا کر سر الگ کرنا مکروہ ہے۔

(۷) ذبح کرنے والے کو ذبح کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک بغیر عذر کے مکروہ ہے۔

(۸) مرتد، زندیق، رافضی اور قادیانی کا ذبیحہ حرام ہے۔ان سے ذبح نہ کرائیں نہ قربانی کے موقع پر نہ کسی اور وقت۔

قربانی کا گوشت اور کھال: قربانی کے گوشت کا خود کھانا اور رشتہ داروں اور مالداروں میں تقسیم کرنا اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرنا سب جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ تہائی گوشت سے کم خیرات نہ کرے لیکن اگر کسی نے تہائی سے کم خیرات کیا تو بھی کوئی گناہ نہیں۔البتہ منت اور نذر کی قربانی کا سب گوشت خیرات کرنا ضروری ہے اس میں سے نہ خود کھا سکتا ہے نہ امیروں کو دے سکتا ہے۔

قربانی کا گوشت بیچنا مکروہ ہے اس طرح سری پائے اور اس کی چربی کا بیچنا حلال نہیں اگر کسی نے ان چیزوں کو بیچ دیا تو ان کی قیمت صدقہ کرے۔قربانی کی کھال کا بعینہ ڈول، مصلی وغیرہ بنا کر خود استعمال کرنا بھی جائز ہے اور کسی امیر کو دے دینا بھی جائز ہے اور اگر اس کھال کو ایسی چیز سے تبدیل کر لیا کہ بعینہ اس چیز کے وجود سے کچھ مدت تک نفع حاصل ہو سکتا ہے جیسے مشک۔ چھلنی۔ جائے نماز، کپڑا وغیرا تو یہ بھی جائز ہے لیکن اگر کسی ایسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دیا جس کے وجود سے بعینہ نفع حاصل نہیں ہو سکتا یا اس کو روپے پیسے کے ساتھ فروخت کر دیا تو اب اس کی قیمت کو خود استعمال نہیں کر سکتا نہ کسی امیر کو دے سکتا ہے بلکہ اس کو صدقہ کر دیا جائے۔

فائدہ: مدارس اسلامیہ کے طلبہ اس صدقہ کے بہترین مصرف ہیں اس میں صدقے کا ثواب بھی ہے اور علم دین کے احیاء کا بھی۔مگر کسی خدمت اور معاوضہ میں دینا اس کا جائز نہیں اسی طرح قربانی کے جانور کی رسی وغیرہ سب صدقہ کر دے۔

تنبیہ: بعض لوگ چرم قربانی کی قیمت بیوہ عورتوں کو دے دیتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس کے پاس سونا چاندی کا زیور یا نقدی تو بقدر نصاب نہیں ہے۔اس طرح یہ بھی دستور ہے کہ اس کی قیمت کو بہنوں وغیرہ کا حق سمجھا جاتا ہے اور مالدار بہنوں بیٹیوں کو بھی دے دیتے ہیں یہ درست نہیں البتہ بیوہ عورت یا بہن اگر غریب ہو تو

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

اس کو دے سکتے ہیں۔

قربانی کی قضا:

(1) اگر کسی شخص نے پچھلے سالوں کی واجب قربانی ادا نہ کی ہو تو اس کو ہر سال کی قربانی کی قیمت کا صدقہ میں دینا واجب ہے۔قربانی کے ایام گزرنے کے بعد قربانی نہیں کرسکتا۔

(2) اگر کوئی شخص قربانی کے دنوں میں مالدار تھا لیکن اس نے قربانی نہیں کی پھر ان دنوں کے گزرنے کے بعد وہ شخص غریب ہو گیا اب اگر اس نے قربانی کا جانور خریدا تھا تو اس کو صدقہ کردے ورنہ اتنی رقم خیرات کرے جس سے قربانی ہوسکتی ہے۔

(3) اگر کوئی شخص مالدار ہو اور اس نے قربانی نہ کی ہو اور نہ ہی قربانی کے دن گزرنے کے بعد اتنی رقم قربانی کے عوض خیرات کی ہو جس سے قربانی ہوسکتی ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ وصیت کرے کہ اس کی طرف سے اس کا وارث قربانی کی قیمت صدقہ کرے۔

(4) اگر قربانی کے لئے جانور خریدا اور قربانی کے دنوں میں ذبح نہ کیا تو اب اس قربانی کی قضاء ▪ کے ارادہ سے اس کو آئندہ سال ذبح کرنا جائز نہیں بلکہ اس جانور کو زندہ صدقہ کرنا واجب ہے۔اگر ذبح کرلیا تو اس کا گوشت کھانا اس کے لیے جائز نہیں بلکہ ذبح کرنے سے جانور کی قیمت میں جو نقصان ہوا وہ رقم اور اس کا تمام گوشت پوست خیرات کردے۔

عشرہ ذوالحجہ کے متفرق مسائل:

(1) جو آدمی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد بال، ناخن کٹانے اور حجامت بنوانے سے دسویں ذوالحجہ تک رُکا رہے۔

(2) بقرعید کی پہلی تاریخ سے لے کر نو تاریخ تک ہر دن کا روزہ رکھنا ایک ایک دن کا روزہ ثواب میں سال بھر کے روزوں کے برابر ہے۔نویں تاریخ یعنی عرفہ کے دن کا روزہ ثواب میں دو سال کے روزوں کے برابر ہے پھر دسویں سے لے کے تیرھویں تاریخ تک روزہ رکھنا حرام ہے۔

تکبیر تشریق: تکبیر تشریق نویں ذوالحجہ کی نماز فجر کے بعد تیرہویں تاریخ کی عصر کے نماز کے بعد تک ہر فرض عین نماز کا سلام پھیرتے ہی ایک مرتبہ بلند آواز سے کہنا واجب ہے البتہ عورتیں آہستہ آہستہ آواز میں کہیں۔

تنبیہ: بہت سے لوگ غفلت کرتے ہیں اس تکبیر کو پڑھتے نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں حالانکہ ان کا درمیانہ طریقہ میں بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے

فائدہ: ذوالحجہ کی گیارویں، بارہویں، تیرہویں، تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں تکبیرات تشریق یہ ہیں:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد

(1) نماز جنازہ اور وتروں اور سنتوں کے بعد یہ تکبیرات نہ کہیں۔

(2) تکبیرات تشریق امام، مقتدی، منفرد، عورت، مرد، مسافر، مقیم، شہر والوں اور دیہات والوں سب پر واجب ہے۔

(3) جن دنوں میں یہ تکبیرات کہی جاتی ہیں اگر ان دنوں کی کوئی نماز رہ گئی ہو اور اب اگر اس کی قضاء اسی سال کے انہی دنوں میں کی جائے تب تو یہ تکبیرات کہی جائیں گی ورنہ نہیں مثلاً: نویں تاریخ کی نماز کی قضاء اسی سال کی دسویں کو کی جائے تو تکبیر بھی نماز کے بعد کہی جائیں اور اگر اس کی قضاء ان دنوں کے گزرنے کے بعد یا اگلے سال کے انہی دنوں میں کی جائے اسی طرح ان دنوں سے پہلے کی نماز اگر ان دنوں میں پڑھے تو یہ تکبیرات نہ پڑھے۔

(4) مسبوق یعنی جس کی رکعات رہ گئی ہو وہ بھی اپنی رکعات پوری کرنے کے بعد یہ تکبیر کہے گا۔لیکن اگر بھول کر امام کے ساتھ ہی تکبیر تشریق کہہ لی تو بھی نماز ہو گئی اور لاحق جس کی رکعت امام کی اقتداء کرنے کے بعد رہ گئی ہو اس پر بھی یہ تکبیر واجب ہے۔

(5) نماز کا سلام پھیرنے کے بعد جب تک قبلہ سے سینہ نہ پھیرا ہو اور نہ کوئی ایسا کام کیا ہو جس سے نماز کی بنا ممنوع ہو جاتی ہے اس وقت تک یہ تکبیر کہنا ضروری ہے۔

(6) نماز کے سلام کے بعد اگر کسی نے قہقہہ لگا دیا یا عمداً حدث کیا یا کلام کیا تو اب یہ تکبیرات نہیں کہہ سکتا البتہ اگر سلام کے بعد خود بخود حدث ہو گیا تو یہ تکبیرات کہہ لے کیونکہ ان کے لیے وضو شرط نہیں ہے۔

عتیرہ کا مفہوم: حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ترجمہ: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر والوں پر ہر سال قربانی اور عتیرہ واجب ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص 226 باب الاضاحی ھی واجبۃ ام لا، سنن نسائی ج 2 ص 188 کتاب الفرع والعتیرہ)

اس حدیث سے دو قسم کی قربانیوں کا حکم معلوم ہوا ایک عیدالاضحیٰ کی قربانی اور دوسرا عتیرہ۔

”عتیرہ“ اس قربانی کو کہا جاتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینے میں بتوں کے نام پر ہوتی تھی پھر اسلام آنے کے بعد اللہ تعالی کے نام پر ہونے لگی، لیکن بعد میں اسے منسوخ فرما دیا گیا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمادیا۔ (سنن النسائی ج 2 ص 188 کتاب الفرع والعتیرہ)

:''فرع'' اس بچہ کو کہا جاتا تھا جو اونٹنی پہلی مرتبہ جنتی تھی اور اس کو بتوں کے نام پر قربان کیا جاتا تھا، ابتدا اسلام میں یہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہوتی رہی لیکن بعد اسے میں منسوخ کر دیا گیا۔ (زہر الربیٰ علی النسائی للسیوطی ج 2 ص 188)

حضرت جندب بن سفیان البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

ترجمہ: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے دن حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عید کی نماز سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر دیا تو اسے چاہیے کہ اس جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے (عید کی نماز سے پہلے) ذبح نہیں کیا تو اسے چاہئے کہ (عید کی نماز کے) بعد ذبح کرے۔ اس میں آپ ﷺ نے عید سے پہلے قربانی کرنے کی صورت میں دوبارہ لوٹانے کا حکم دیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ قربانی واجب ہے۔

(صحیح البخاری ج 2 ص 843 باب من ذبح قبل الصلوٰۃ اعاد)

سوال نمبر 3: عیادت کے فضائل اور اس کا طریقہ کار واضح کریں۔

جواب: عیادت کا اجمالی مفہوم: بیماروں کی عیادت اور خدمت ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے، اور دین اسلام نے اس کی بڑی ترغیب دی ہے، یہاں تک کہ مسلمان اپنی بیماری کے زمانے میں اسلامی اخوت اور محبت کا ہر وقت احساس کرتا رہتا ہے، اس کا مرض بھی ہلکا ہوتا رہتا ہے، اور بعض وہ چیزیں جس سے وہ محروم ہو گیا اس کا بدلہ بھی اس کو ملتا رہتا ہے۔ اور اپنے دینی بھائیوں کی محبت کا اندر ہی اندر احساس بھی شبنم بن کر اس کے سینہ کو ٹھنڈا کرتی ہے، اور اسلامی بھائیوں کی اس کے ساتھ ہمدردی و غمگساری اس کے دل میں مسرت و شادمانی کے جذبہ کو ابھارتی ہے، اور اپنے پروردگار کے ساتھ اس کا اعتماد اس وقت قوی تر ہوتا جاتا ہے جب وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو اللہ کی بارگاہ میں آہ و بکا اور احاح وزاری کی کیفیت کے ساتھ اپنے حق میں دستِ بدعا پاتا ہے۔

تندرستی اور بیماری دونوں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے انسان پر آتی ہیں، اور یہ دونوں چیزیں بند؟ مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کا امتحان ہوتی ہیں۔ انسان جب صحت اور تندرستی کی زندگی گزارتے گزارتے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے تو فوراً اللہ تعالیٰ اس پر بیماری لا کر اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، اسے اپنے قریب کرتے ہیں اور پھر اس کے گناہوں کو اس کی نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے زیادہ غافل نہ ہونے پائے اور اسی کی ذات اور یاد میں ہمہ تن مصروف اور مگن رہے۔

اس میں شک نہیں کہ بندہ مؤمن کے لئے صحت و تندرستی اور ہاری و بیماری دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء اور آزمائش کی چیزیں ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کے ایمان کا امتحان لیتا ہے کہ آیا میرا یہ مؤمن بندہ صرف صحت و تندرستی ہی میں میرا نام لیتا ہے یا ہاری و بیماری میں بھی مجھے یاد کرتا ہے؟ اگر بندہ مؤمن صحت و تندرستی کی طرح ہاری و بیماری میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ ایسا مؤمن بندہ اپنے رب کے امتحان میں کامیاب اور بامراد ہو گیا ہے اور اگر وہ صحت و تندرستی میں تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتا تھا لیکن ہاری و بیماری میں گھبرا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو گیا ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ بند؟ مؤمن اپنے رب کے امتحان میں ناکام اور نامراد ہو گیا ہے۔ اور اس کے لئے یہ بیماری اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں بلکہ اس کا وبالِ جان بن کر رہ گئی ہے۔ اس لئے صحت ہو یا بیماری، خوشی ہو یا غمی، مشکل ہو یا آسانی ہر حال میں اپنے کریم رب کا شکر ادا کرنا چاہئے اور لمحہ بھر میں اس کی یاد سے تغافل نہیں برتنا چاہئے۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے مریض بندے کو تنہا نہیں چھوڑا بلکہ اس کی بیمار پرسی اور عیادت کرنے، اس کو خوشی و مسرت دلانے اور اس کی حوصلہ افزائی کرنے کو اس کے دوسرے مسلمان بھائیوں پر اس کا ایک لازمی حق ٹھہرا دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے، نبی کریم؟ نے ارشاد فرمایا کہ: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) مریض کی مزاج پرسی کرنا۔ (۳) جنازہ کے ساتھ جانا۔ (۴) اس کی دعوت قبول کرنا۔ (۵) اس کی چھینک کا جواب دینا۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازے میں شرکت کیا کرو کہ چیزیں تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔''

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کی وہ ''عرفۂ جنت'' (جنت کے ایک خاص مقام کا نام ہے۔) میں ہوگا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی اس نے (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں غوطہ لگایا اور جب وہ بیٹھ گیا تو اس نے (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں جگہ بنالی۔''

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے (اپنے صحابہؓ سے) پوچھا کہ: ''آج تم میں سے کس کس نے روزہ رکھا؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: ''(یارسول اللہ ﷺ!) میں نے رکھا ہے۔'' آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا: ''آج تم میں سے کس کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟'' حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: ''(یارسول اللہ ﷺ!) میں نے کی ہے۔'' آپ ﷺ نے سہ بارہ پوچھا: ''آج تم میں سے کس کس نے جنازے میں شرکت کی ہے؟'' حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: ''(یارسول اللہ ﷺ!) میں نے کی ہے۔'' آپؐ نے چوتھی بار پوچھا: ''آج تم میں سے کس کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟'' حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: ''(یارسول اللہ ﷺ!) میں نے کھلایا ہے۔'' مروان بن معاویہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''جب کسی شخص میں ایک ہی میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03445054551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم فل ایم ایس تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دن یہ سب خصلتیں جمع ہوجائیں گی تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔"

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ:"ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا، نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ میری عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے، اس وقت مجھ پر غشی طاری تھی، نبی اکرم ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آ گیا، میں نے دیکھا کہ نبی پاک ﷺ تشریف فرما ہیں۔

یاد رہے کہ جہاں بیمار بندہ مؤمن اور مسلمان کی عیادت کرنا سنت ہے تو وہیں کافر اور مشرک بیمار شخص کی عیادت اور اس کی مزاج پرسی کرنا بھی ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نوجوان رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ بیمار ہوگیا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس کی عیادت کرنے تشریف لے گئے، آپ ﷺ اس کے سرہانے کی طرف جا کر بیٹھے اور اس سے فرمایا کہ:" (بیٹا) تم مسلمان ہو جاؤ!" وہ یہودی نوجوان اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا جو اس کے سرہانے کے قریب ہی اس کے پاس کھڑا تھا۔ باپ نے کہا:"ابوالقاسم (حضور پاک ﷺ) کا کہنا مان لو! چنانچہ اس یہودی نوجوان لڑکے نے آپ ﷺ کا کہنا مان لیا اور فوراً مسلمان ہوگیا۔ آپ ﷺ اس کے پاس سے یہ فرماتے ہوئے اٹھے کہ:"شکر ہے اس ذات کا کہ جس نے اسے جہنم (کی آگ) سے نجات عطا فرمائی۔"

مریض مرد کی عیادت عورت کرسکتی ہے۔ چنانچہ حضرت حارث بن عبیداللہ انصاریؒ کہتے ہیں کہ:"میں نے حضرت ام درداءؓ کو ایک ایسے کجاوے پر سوار دیکھا کہ جس میں لکڑیاں تو تھیں لیکن اس میں پردے نہیں تھے۔ ام درداءؓ اہل مسجد میں سے ایک انصاری مرد کی عیادت کے لئے آئی تھیں۔"

جب کسی مریض کی عیادت کرنے اس کے گھر جانا پڑ جائے تو عیادت کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ اس کے گھر جا کر اپنی نظروں کی مکمل حفاظت کرے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ایک مریض کی عیادت کرنے اس کے گھر تشریف لے گئے، آپؓ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ اس گھر میں ایک عورت تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھیوں میں سے (اچانک) ایک شخص کی نظر اس عورت پر پڑ گئی تو آپؓ نے (اس کو سختی سے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا کہ:"اگر تم اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالتے تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوتا۔"

اسی طرح عیادت کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ مریض کے سرہانے بیٹھے کہ یہ عیادت کرنے کا مسنون طریقہ ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے سرہانے کے قریب بیٹھتے اس کے بعد اس کو یوں دعا دیتے:" ترجمہ: میں عرشِ عظیم کے رب، عظمت والے اللہ سے تیرے لئے صحت وتندرستی اور بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔" اگر مریض کی زندگی ہوتی تو وہ بیماری سے شفایاب اور تندرست ہوجاتا۔

حضرت ربیع بن عبداللہؒ بیان کرتے ہیں کہ:"میں حضرت حسنؒ کے ساتھ حضرت قتادہؒ کی عیادت کو گیا، حضرت حسنؒ حضرت قتادہؒ کے سرہانے بیٹھے۔

مریضوں کی عیادت کی فضیلت: تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی، ایسی ہدایت جس کو وہ پسند کرتا ہے اور اس سے راضی ہوتا ہے ، اور درود وسلام ہو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے جملہ اصحاب و آل پر۔

بیماروں کی عیادت اور مزاج پرسی سنتِ مؤکدہ ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریضوں کی عیادت کا حکم دیا (متفق علیہ، بخاری:5635، مسلم:2066)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ واپس نہ جائے اس وقت تک جنت کے باغوں اور پھلوں کے درمیان رہتا ہے (مسلم:2567)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو صبح کو جاتا ہے، تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں، اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ ہوگا (ترمذی:969)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے "اے تمام انسانوں کے پروردگار! اس بندے کی تکلیف دور فرمادے، اور شفا عطا فرمادے، تو ہی شفا دینے والا ہے، بس تیری ہی شفا ہے، ایسی کامل شفا عطا فرما، جو بیماری کا اثر بالکل نہ چھوڑے،، (بخاری:5675، مسلم:2191، الفاظ مسلم کے ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العزت قیامت کے دن کہے گا"اے آدم کی اولاد! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی، بندہ کہے گا اے اللہ کیسے میں تیری عیادت کرتا جبکہ تو سارے جہانوں کا پروردگار ہے؟ اللہ کہے گا: کیا تم نہیں جانتے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا، تو اس کی عیادت اور مزاج پرسی کو نہ گیا؟ کیا تجھے خبر نہیں، اگر تم اس کی عیادت کو جاتے تو تم مجھ کو اس کے پاس پاتے ،(مسلم:2569)

عیادت کے آداب

1۔ بیمار کی عیادت و مزاج پرسی صرف اللہ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے حصول کے لیے ہو، کسی دنیاوی غرض اور فائدے کے لیے نہ ہو، اور نہ اس لیے کہ شکائت سے محفوظ رہے، بلکہ محبت اور بھائی چارگی کے حق کی ادائیگی کے لیے ہو۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

2۔ بیمار کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھے، یہاں تک کہ اس کو یا اس کے گھر والوں کو بوجھ محسوس ہونے لگے، ہاں اگر عیادت والے کی موجودگی سے مریض کو انس ومحبت ہو تو کوئی حرج نہیں۔

3۔ مریض کے لیے مسنون اور دوسری دعائیں بھی کرے۔

4۔ عیادت کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ مریض کے سامنے مرض کو ہلکا اور آسان بنا کر پیش کرے یہ کہتے ہوئے کہ ان شاء ۔ اللہ آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گے، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح مریض کو کہا کرتے تھے۔

سوال نمبر 4: نماز جنازہ کے احکام تفصیلاً لکھیں۔

جواب: نماز جنازہ: نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے اگر ایک مسلمان شخص نے ادا کر لی تو سب کے ذمہ سے فرض اتر جائے گا خواہ وہ نماز پڑھنے والا مرد ہو یا عورت اور خواہ غلام ہو یا لونڈی اگر ایک شخص نے بھی نمازِ جنازہ نہ پڑھی تو جن کو اس میت کا علم ہو گا وہ سب گناہگار رہوں گے جو اس نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے

نمازِ جنازہ واجب ہونے کی شرطیں: نمازِ جنازہ کے واجب ہونے کی شرطیں وہی ہیں جو اور نمازوں کے واجب ہونے کی ہیں یعنی قادر ہونا، بالغ ہونا، عاقل ہونا، مسلمان ہونا وغیرہ اس میں ایک شرط اور زیادہ یعنی اس شخص کی موت کا علم ہونا پس جس کو خبر نہ ہو اس پر نمازِ جنازہ فرض اللکفایہ نہیں ہے۔

صحتِ نمازِ جنازہ کی شرطیں: نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کی شرطیں دو قسم کی ہیں

1۔ ایک قسم کی شرطیں وہ ہیں جو نماز پڑھنے والے سے متعلق ہیں اور وہ سوائے وقت کے وہی ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں یعنی طہارت حقیقی و حکمی، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت، اس نماز میں تکبیر تحریمہ بھی شرط نہیں بلکہ رکن ہے اور نماز نہ ملنے کے گمان سے اس کے لئے تیمّم جائز ہے، جو شخص جوتا پہن کر نمازِ جنازہ پڑھے اس کے لئے جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں پاک ہونے چاہئے ورنہ نماز نہ ہو گی اور اگر کوئی جوتا پاؤں سے نکال جوتے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو صرف جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے خواہ اس کے نیچے کی زمین پاک ہو یا نہ ہو

2۔ دوسری قسم کی شرطیں وہ ہیں جو میت سے تعلق رکھتی ہیں وہ چھ ہیں:

i۔ میت کا مسلمان ہونا جب کہ وہ زندہ پیدا ہونے کے بعد مرا ہو، مسلمان خواہ فاسق یا بدعتی بھی ہو اور خواہ اس نے خودکشی کی ہو، اس کی نماز جنازہ صحیح ہے سوائے ان لوگوں کے جن کا ذکر غسل کے بیان میں گزر چکا اور آگے بھی آتا ہے کافر اور مرتد کی نمازِ جنازہ صحیح نہیں ہے

ii۔ طہارت یعنی میت کے بدن و کفن اور جگہ کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا اور میت کے بدن کا نجاست حکمیہ سے پاک ہونا میت کے بدن کا نجاست سے پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو غسل دیا گیا ہو اور غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمّم کرایا گیا ہو، اگر غسل دینے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے میت کے بدن سے نجاست نکلے تو اس کو دھو دیا جائے، غسل اور وضو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر کفن پہنانے کے بعد نجاست نکلے تو وہ معاف ہے اس کے دھونے کی ضرورت نہیں چاہے سارا بدن نجس ہو جائے کفن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پاک کپڑے کا کفن دیا گیا ہو پھر اگر بعد میں میت سے نجاست خارج ہو کر کفن نجس ہو گیا تو معاف ہے اور نماز درست ہے جگہ پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ میت پاک پلنگ یا تخت پر ہو، وہ جگہ جس پر پلنگ یا تخت رکھا ہوا ہو اس کا پاک ہونا شرط نہیں اور پلنگ یا تخت وغیرہ کے بغیر میت کو ناپاک زمین پر رکھ دیا جائے تو بعض کے نزدیک نماز درست ہو جائے گی اور بعض کے نزدیک درست نہیں ہو گی

iii۔ سترِ عورت یعنی جس حصہ بدن کا زندگی میں چھپانا فرض ہے میت کا بھی وہ حصہ بدن چھپا ہوا ہو ورنہ نماز جنازہ درست نہیں ہو گی

iv۔ میت کا کل جسم یا اکثر حصہ جسم امام کے آگے قبلہ کی جانب ہونا ورنہ نمازِ جنازہ درست نہ ہو گی اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے داہنی طرف میت کے پاؤں اور امام کے بائیں طرف میت کا سر ہوا تو نماز ہو جائے گی لیکن قصداً ایسا کرنے سے سنت متوارثہ کے خلاف کرنے کا گناہ ہو گا اور میت کے بدن کا کوئی حصہ امام کے بلمقابل ہونا بھی شرط ہے خواہ تھوڑا سا ہی ہو

v۔ میت کا کل جسم یا اکثر حصہ جسم سر کے ساتھ یا بغیر سر کے یا نصف حصہ جسم مع سر کے موجود ہو ورنہ نمازِ جنازہ صحیح نہیں ہو گی

vi۔ میت کا یا میت والے پلنگ یا تخت وغیرہ کا زمین پر رکھا ہوا ہونا اگر میت گاڑی یا جانور پر ہو یا لوگوں کو ہاتھ پر ہو تو نماز صحیح نہ ہو گی لیکن اگر عذر ہو مثلاً زمین پر کیچڑ ہو تو جائز و درست ہے۔

نمازِ جنازہ میں جماعت کا ہونا شرط نہیں ہے اکیلے شخص کے نماز جنازہ پڑھ لینے سے بھی اس کی فرضیت سب کے ذمہ سے ادا ہو جائے گی اگر چہ وہ اکیلی عورت ہی ہو اور خواہ وہ عورت لونڈی ہی ہو لیکن جماعت سے پڑھنے کی صورت ہر مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ہر مقتدی میں اس کے متعلق شرائطِ صحتِ نماز کا پایا جانا ضروری ہے اور نمازِ جنازہ کی فرضیت ادا ہونے کے لئے صرف امام میں ان شرطوں کا پایا جانا کافی ہے بالغ کا امام ہونا بھی بعض کے نزدیک شرط ہے پس نابالغ کے پیچھے نمازِ جنازہ درست نہیں ہے اور لوگوں کے ذمہ سے یہ فرضِ کفایہ ادا نہیں ہو گا اکیلا نابالغ نمازِ جنازہ پڑھے تب بھی یہ فرضِ کفایہ ادا نہیں ہو گا۔

ارکان نماز جنازہ: نمازِ جنازہ میں دو رکن ہیں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

1۔ تکبیر تحریمہ سمیت چار تکبیریں کہنا پس تکبیر تحریمہ بھی اس میں رکن ہے شرط نہیں ہے

2۔ قیام یعنی کھڑے ہوکر نماز ادا کرنا بلا عذر بیٹھ کر یا سواری پر نمازِ جنازہ پڑھی تو نہ ہوئی لیکن اگر عذر ہو تو جائز ہے

نمازِ جنازہ کی سنتیں: نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں

1۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا یعنی سبحانک اللھم الخ پڑھنا

2۔ دوسری تکبیر کی بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا

3۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا کرنا، ان تینوں سنتوں میں ترتیب بھی سنت ہے

نمازِ جنازہ کا وقت: جب جنازہ حاضر ہو جائے وہی اس کا وقت ہے لیکن نماز کے اوقاتِ مکروہ ثلاثہ (طلوع آفتاب ونصف النہار وغروب آفتاب) میں نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے اس لئے ان وقتوں کو گزار کر پڑھے البتہ عصر کے مکروہ وقت میں جو جنازہ اسی وقت تیار ہوا ہو اس کی نمازِ جنازہ اسی وقت پڑھے جائے یہ مکروہ نہیں ہے

مفسداتِ نماز: جن چیزوں سے اور نمازیں فاسد ہو جاتی ہیں ان سے نمازِ جنازہ بھی فاسد ہو جاتی ہے لیکن عورت کی محاذات (برابر میں کھڑا ہونے) سے یہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔

نمازِ جنازہ کا مفصل طریقہ: میت کو صفوں کے آگے وسط میں رکھا جائے اور امام میت کے سینے کے مقابل قبلہ رخ کھڑا ہو اور لوگ پیچھے صفیں بنائیں جیسا کہ تفصیل آگے آتی ہے امام! اور قوم نمازِ جنازہ کی نیت اس طرح کریں کہ

"میں نمازِ جنازہ پڑھنے کی نیت کرتا ہوں اور خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہوں نماز اللہ کے لئے ہے اور دعا میت کے لئے"

مقتدی امام کی اقتدا کی نیت بھی کرے پھر دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھا کر امام بلند آواز سے تکبیر (اللہ اکبر) کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے کہیں اور امام ومقتدی سب عام نمازوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور دوسری نمازوں کی طرح ثنا (سبحانک اللھم) آہستہ پڑھیں لیکن اس ثنا میں! وَ تعالیٰ جدک کے بعد وجلّ ثناءک زیادہ کرنا بہتر ہے پھر بغیر ہاتھ اٹھائے امام بلند آواز سے اس کے بعد مقتدی آہستہ اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں بہتر وہی درود شریف ہے جو دوسری نمازوں میں آخری قعدہ میں پڑھتے ہیں پھر تیسری تکبیر اسی طرح بلا ہاتھ اٹھائے امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ کہیں اور اپنی اور میت اور تمام مومنین اور مومنات کے لئے دعا کریں جو دعائیں احادیث میں آئیں ہیں ان میں سے پڑھنا بہتر ہے مشہور دعا جو عام طور پر پڑھی جاتی ہے یہ ہے

" اَللّٰھُمَّ اغفِر لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِ نَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیرِنَا وَ کَبِیرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنثَانَا اللّٰھُمَّ مَن اَحیَیتَهٗ مِنَّا فَاحیِهٖ عَلَی الاِسلَامِ وَمَن تَوَفَّیتَهٗ مِنَا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الاِیمَانِ "

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو وہی پڑھ لے لیکن وہ دعا اور آخرت سے متعلق ہو اگر کوئی یاد نہ ہو تو یہ پڑھ لینا کافی ہے

"اللّٰھُمَّ الغفِر لِلمُومِنِینَ وَالمُومِنَاتِ"

اگر میت ایسے مجنون مرد کی ہو جو بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا ہو یا نابالغ لڑکے کی ہو تو مذکورہ بالا دعا کے بجائے یہ دعا پڑھیں

" اللّٰھُمَّ اجعَلهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجعَلهُ لَنَا اَجراً وَّ ذُخراً وَّ اجعَلهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعاً "

اگر میت ایسی مجنون عورت یا نابالغ لڑکی کی ہو تو یہی دعا مونث کا صیغہ بدل کر یوں پڑھیں۔

" اللّٰھُمَّ اجعَلهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجعَلهَا لَنَا اَجراً وَّ ذُخراً وَّ اجعَلهَا لَنَا شَافِعَتً وَّ مُشَفَّعَتً"

دعا کے بعد ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ کہیں اس کے بعد اور کوئی دعا نہ پڑھیں بلکہ سلام پھیر دیں جیسا کہ اور نمازوں میں پھیرتے ہیں اور دوسرے سلام کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں دائیں طرف کے سلام میں دائیں طرف کے حاضرین اور فرشتوں کی نیت کرے اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے حاضرین اور فرشتوں کی اور امام ومیت جس طرف ہوں اس طرف کے سلام میں ان کی بھی نیت کرے میت کے سلام کی نیت کرنے میں اختلاف ہے اور دونوں قول صحیح ہیں لیکن نیت میں میت کو شامل کرنے کے قول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے۔

چار تکبیریں اور سلام امام جہر کے ساتھ کہے اور دوسرا سلام پہلے سے کچھ آہستہ ہو اور مقتدی سب کچھ آہستہ کہیں امام اور مقتدی صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھائیں پھر ہاتھ نہ اٹھائیں، نمازِ جنازہ میں نہ قرات قرآن ہے اور نہ رکوع وسجود وتشہد ہے۔

سوال نمبر5۔ تدفین اور قبر سے متعلق احادیث قلمبند کریں۔ **(20)**

جواب:

تدفین اور قبر: احادیث مبارکہ سے قبر کی دو اقسام ملتی ہیں: ایک 'لحد' (بغلی) جو تقریباً دو فٹ تک زمین کو سیدھا نیچے کھود کر پھر گڑھے میں قبلہ کی طرف مزید اضافہ کیا جاتا ہے۔ قبر کی یہ قسم پتھریلی اور سخت زمینوں میں بنائی جاتی ہے۔ اور دوسری قسم 'شق' (شگاف) بنانا بھی جائز ہے۔ یہ سیدھا (مستطیل) گڑھا ہوتا ہے جو اکثر سامی (زرخیز) زمینوں میں بنائی جاتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے لحد ہے اور ہمارے سوا دوسرے لوگوں کے لیے شق ہے۔''

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے لحد بنانے کی وصیت کی تاکہ دفن ہونے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت قائم رہے:

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں کہا میرے لیے لحد بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا، جس طرح حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر بنائی گئی تھی۔''

صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے لحد تیار کی گئی اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کیا گیا:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو مدینہ میں ایک شخص لحد کھودتا تھا اور دوسرا سیدھی قبر۔ صحابہ نے کہا ہم خدا سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کو بلوا بھیجتے ہیں جو پہلے آجائے گا اسی کے طریقہ پر عمل کیا جائے گا تو لحد کھودنے والا پہلے آیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لحد کھودی گئی۔'' (یہ حدیث مبارکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے بھی نقل کی ہے لیکن یہ الفاظ سنن ابن ماجہ سے لئے گئے ہیں)

یعنی مدینہ شریف میں دونوں طرح کی قبریں بنائی جاتی تھیں لیکن حضور نے لحد کو اپنی طرف منسوب کیا اور پھر صحابہ کرام نے بھی لحد کو ترجیح دی۔ لیکن قبر کی کسی قسم کو امت کے لئے لازم قرار نہیں دیا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ سخت اور نرم زمین کے مطابق جو قبر مناسب رہے وہی بنا سکتے ہیں۔ شرعی طور پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

میت کو قبر میں اتارنے کے طریقے: مذکورہ بالا دونوں قسم کی قبروں میں میت کو اتارنے کے لئے تین طریقے احادیث مبارکہ سے ملتے ہیں:

1۔ پہلا طریقہ چارپائی قبر کے برابر رکھ کر میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کرنا ہے جیسا کہ درج ذیل روایات سے ثابت ہے:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت ایک قبر میں داخل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چراغ جلایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو بہت رونے والا اور کثرت سے تلاوت قرآن کرنے والا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (کے جنازہ) پر چار تکبیریں پڑھیں۔''

اس باب میں حضرت جابر اور یزید بن ثابت (حضرت زید بن ثابت کے بڑے بھائی) رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما حسن ہے، بعض علماء اسی طرف گئے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے داخل کیا جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں سر کی طرف سے کھینچا جائے، اکثر علماء نے رات کو دفنانے کی اجازت دی ہے۔ ترمذی، السنن، 3:372، رقم: 1057

حضرت علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی رحمہ اللہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر حجت پکڑی ہے کہ میت کو قبر کے عرض میں قبلہ کی جانب رکھا جائے، اس طرح کہ چارپائی کا پچھلا حصہ قبر کے پچھلے حصہ کی طرف ہو پھر میت کو قبر میں داخل کیا جائے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سر کی جانب سے رکھتے ہیں چونکہ میت کا سر قبر کے آخر میں ہے، پھر میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے اس پر اجماع ہے۔ میں کہتا ہوں شاید ان کے اجماع سے مراد کسی ایک شہر کے علماء یا کسی ایک مذہب کے علماء ہیں۔

سنن ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے:

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کو قبلہ کی جانب سے لیا گیا اور (قبر میں) چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا گیا'' ابن ماجہ، السنن، 1:495، رقم: 1552

2۔ دوسرا طریقہ یہ ملتا ہے کہ میت کی چارپائی کو قبر کی پائنتی کی جانب اس طرح رکھا جائے کہ میت کا سر قبر کے آخری حصہ پر ہو اور پھر چارپائی سے اٹھا کر میت کے سر کو قبر کی طرف آگے بڑھایا جائے جب میت قبر کے اوپر برابر آجائے تو پھر نیچے اتار دیا جائے۔ احادیث مبارکہ میں ہے:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ا؟ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سر کی طرف سے قبر انور میں اتارا گیا۔''

اس حدیث مبارکہ کی شرح میں ملا علی قاری رحمہ اللہ نے ابن ہمام رحمہ اللہ کا موقف نقل کیا ہے:

''ابن ہمام کہتے ہیں چارپائی قبر کے انتہائی آخری حصے کے پاس رکھی جاتی ہے یہاں تک کہ میت کا سر قبر سے قدموں والی جگہ کے برابر ہوتا ہے پھر میت کا سر قبر میں داخل کیا جاتا ہے یا اس کے پاؤں سر کی جگہ ہوتے ہیں پھر اُس کے پاؤں کو داخل کیا جاتا ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے:

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو سر کی جانب سے قبر میں اتارا اور ان کی قبر پر پانی چھڑکا۔'' ابن ماجہ، السنن، 1:495، رقم: 1551

3۔ تیسرے طریقے میں میت کی چارپائی کو قبر کے سرانے اس طرح رکھا جائے کہ میت کے پاؤں قبر کی جانب ہوں اور میت کو چارپائی سے اٹھا کر پاؤں اسطرح آگے بڑھائے جائیں کہ جب میت قبر کے برابر ہو جائے تو پھر نیچے اتار دیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

''حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن اسحٰق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ان کے جنازے کی نماز عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ پس انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر پیروں کی جانب سے ان کو قبر میں داخل کیا اور فرمایا کہ سنت یہی ہے۔''

ابی داؤد، السنن، 3:213، رقم: 3211

مذکورہ بالا تصریحات کی رو سے دونوں طرح کی قبروں میں میت کو اتارنے کے لئے تین اطراف سے لیا جا سکتا ہے۔ شرعی طور پر کسی ایک طرف سے اتارنے کی پابندی نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت کے پیش نظر ہے جس سمت سے مناسب ہو میت کو قبر میں اتارنا جائز ہے۔ لیکن تینوں اطراف سے قبر میں اتارنے کے لئے ایک شخص قبر میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر میت کو پہلے قبر کے اوپر متوازی کر کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے اور میت کے چہرے کو قبلہ رخ کر دیا جاتا ہے نہ کہ اس کے پاؤں یا سر کو پہلے قبر میں داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں سر یا پاؤں پہلے قبر میں داخل کرنے کے سوال کا عملاً کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

لیکن ہماری تحقیق کے مطابق بعض علاقوں میں سرنگ کی طرز پر قبریں بھی بنائی جاتی ہیں جن میں میت کو اوپر سے اتارا نہیں جاتا بلکہ قبر کی ایک جانب سے لمبائی کے رخ داخل کیا جاتا ہے۔ جبکہ احادیث مبارکہ سے ایسی کوئی مثال نہیں ملتی مگر مذکورہ بالا دو طرح کی قبروں کے علاوہ کسی اور طرز پر قبر بنانے سے منع بھی نہیں کیا گیا کیونکہ علاقہ اور زمین کی سختی و نرمی کے مطابق قبر کھودی جاتی ہے۔ لہٰذا سرنگ کی طرز پر بنائی گئی قبر میں پہلے پاؤں یا سر داخل کرنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ جس ضرورت کے تحت اس طرز پر قبر بنائی گئی اُسی کے پیش نظر جس جانب سے میت کو قبر میں داخل کرنے کا راستہ مناسب ہو اُسی کے مطابق میت کا سر یا پاؤں قبر میں پہلے داخل کر سکتے ہیں کوئی پابندی نہیں ہے لیکن مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کی رو سے افضل لحد ہے، اگر لحد ممکن نہ ہو تو شق بنائی جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک میں نیچے چادر بچھائی گئی۔ احادیث مبارکہ میں ہے:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں سرخ چادر رکھی گئی تھی۔''

1۔ مسلم، الصحیح، 2:665، رقم: 967   2۔ احمد بن حنبل، المسند، 1:228، رقم: 2021

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ امام ترمذی، امام نسائی، بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ، طیالسی اور دیگر محدثین کرام نے بھی نقل کی ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے:

''حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے لحد میں اتارا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت شقران رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت شقران رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا: قسم بخدا! میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (جسد اطہر کے) نیچے چادر بچھائی۔'' ترمذی، السنن، 3:365، رقم: 1047

لہٰذا قبر میں چادر یا چٹائی بچھانا جائز ہے۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعائیں: میت کو قبر میں اتارتے وقت کون سی دعائیں پڑھی جائیں درج ذیل احادیث سے ثابت ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبرَ وَقَالَ اَبُو خَالِدٍ رضی اللہ عنہ مَرَّۃً اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِی لَحدِہٖ وَقَالَ مَرَّۃً: بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ اللهِ وَقَالَ مَرَّۃً: بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُولِ اللهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اور ابو خالد کی روایت میں میت کو قبر میں رکھتے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی فرماتے **'بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ الله'** اور بعض اوقات **'بِسمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُولِ الله'** فرماتے۔''

1۔ ترمذی، السنن، 3:364، رقم: 1046   2۔ ابن ماجہ، السنن، 1:494، رقم: 1550

ایک اور روایت میں ہے:

''حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قبر میں رکھا تو فرمایا: **'بِسمِ اللهِ وَفِی سَبِیلِ اللهِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ اللهِ'**'' جب مٹی برابر کرنی شروع کی تو فرمانے لگے: **اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَا مِنَ الشَّیطَانِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبرِ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرضَ عَنْ جَنْبَیْهَا وَصَعِّدْ رُوحَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا''** میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا آپ نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے یا آپ نے یہ بات اپنی طرف سے کہی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں خود اپنی جانب سے کچھ کہہ سکتا ہوں بلکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔''

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com
0345 5504551

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔